مفتی عبدالسلام لاہوری

گیارہویں صدی ہجری میں لاہور کو اہلِ علم اور اصحابِ فضل کے مرکز کی حیثیت حاصل تھی۔ یہ عہد برصغیر میں تین عظیم مغل حکمرانوں۔ جلال الدین اکبر، جہاں گیر اور شاہ جہان کا عہد تھا۔ اس عہد میں لاہور میں جن علماء و فضلاء کی علمی سرگرمیوں اور تدریسی کوششوں کا سلسلہ زوروں پر تھا، ان میں مفتی عبدالسلام لاہوری کا نامِ نامی خصوصیت سے لائق تذکرہ ہے۔ مفتی عبدالسلام لاہوری کس خاندان سے تعلق رکھتے تھے؟ کب پیدا ہوئے؟ ان کے والد کا کیا نام تھا؟ تذکرہ نگار ان سوالات کا کوئی جواب نہیں دیتے۔ صرف اتنا پتا چلتا ہے کہ یہ اپنے دور کے علامہ اور بہت بڑے فاضل تھے۔ کثرتِ درس و افادہ میں ان کا کوئی حریف نہ تھا۔ صلاح و تقویٰ کے زیور سے آراستہ اور بلند مرتبے کے حامل تھے۔

تذکرہ نگاروں کے بیان کے مطابق مفتی عبدالسلام نے نوے سال عمر پائی، کم و بیش ساٹھ سال تک لاہور میں ان کے درس و تدریس کا سلسلہ جاری رہا اور ۱۰۳۷ھ کو فوت ہوئے۔ اس حساب سے ان کا سال ولادت ۹۴۷ھ بنتا ہے۔ اس عرصے میں انہوں نے ہندوستان کے تقریباً آٹھ بادشاہوں کا زمانہ پایا۔ یعنی (۱) ظہیرالدین بابر (۲) نصیرالدین ہمایوں (۳) شیر شاہ سوری (۴) سلیم شاہ سوری (۵) عادل شاہ سوری (۶) جلال الدین اکبر (۷) نور الدین جہانگیر اور (۸) شاہ جہان کا۔ آخری تین بادشاہوں کا زمانہ تو اُن کی بھرپور تدریسی ہنگامہ آرائیوں کا زمانہ تھا۔

اساتذہ:

مفتی عبدالسلام لاہوری نے اپنے دور کے مشاہیر اساتذہ اور نامور فضلاء سے استفادہ کیا، ان بزرگوں کا تعارف ذیل کی سطور میں کرایا جاتا ہے۔

۱۔ میر فتح اللہ شیرازی:

یہ وہ بزرگ ہیں جنہیں بیجا پور کے حکمران عادل شاہ نے بڑی کوشش سے شیراز سے دکن بلایا اور اپنے دربار سے منسلک کیا تھا۔ اس کے قتل کے بعد وہ جلال الدین اکبر کی دعوت پر فتح پور سیکری آگئے تھے اور دربارِ اکبری سے انسلاک اختیار کر لیا تھا۔ معقولات میں یہ اپنے عہد کے منفرد